٨٩/٦٢

٢١/٥/٣٠ھ
٢٩ —— ھ

دارالافتاء

شہداعظم

کیا فرماتے ہیں مفتی حضرات اس مسئلہ کے بارے میں

① امام مسجد نماز میں ایک آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے۔ اس آیت کو ایک ایسا شخص سنتا ہے جو سنتیں پڑھتا ہے تو اس سنتیں پڑھنے والے پر سجدہ ہوگا یا نہیں؟ اگر ہوگا تو کس طرح ادا کرے گا۔

② اسی آیت کو ایسا شخص سنتا ہے جو وضو کر رہا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

③ قرآن پاک تلاوت کرتے ہوئے ایک آیت سجدہ تلاوت کی اسی وقت قریب بیٹھے ہوئے شخص نے بھی وہی آیت تلاوت کی اس پہلے نے سنی تو پہلے شخص پر ایک سجدہ ہوگا یا دو؟

بینوا توجروا

المستفتی عالمگیر شاہ
٥٣٣٣-٤١٣٥٥٣٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

١-٢-٣ —— صورت مذکورہ میں سنتیں پڑھنے والے اور وضو کرنے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب ہے، لہذا اگر دونوں نے امام کو اسی رکعت میں پا لیا اور امام نے سجدہ ادا نہیں کیا تھا تو امام کے ساتھ سجدہ تلاوت ادا کریں اور اگر امام نے سجدہ تلاوت ادا کر لیا ہو اور انہوں نے اسی رکعت کو پالیا تو بھی ان سے سجدہ تلاوت ساقط ہو جائے گا قضا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ اگر وہ دونوں امام کو اسی رکعت میں نہ پا سکے جس میں اس نے آیت سجدہ تلاوت کی تھی یا جماعت ہی نکل گئی تو دونوں کے ذمے سجدہ تلاوت ادا کرنا واجب ہوگا، البتہ سنتیں پڑھنے والا شخص سجدہ تلاوت کو اپنی اس سنت نماز میں ادا نہیں کرسکتا اگر ادا کر لیا تو سجدۂ تلاوت ادا نہیں ہوگا، بلکہ ایک رکعت میں تین سجدوں کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوگا، اور تیسری صورت میں ایک سجدہ تلاوت واجب ہے۔

ولو سمعها رجل من امام ثم دخل في صلاته فان كان الإمام لم يسجدها سجدها مع الإمام وإن كان سجدها الإمام سقطت عنه حتى لا يجب عليه قضاؤه خارج الصلاة لأنه لما اقتدى بالإمام صارت قراءة الإمام قراءة له.

(بدائع الصنائع، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوۃ، ٤٣٨/١، رشیدیہ)

(جاری)

لأنه متى أدرك الإمام فى أخر تلك الركعة يصير مدركا للركعة من أولها فيصير مدركا للقرأة وما يتعلق بالقرأة من السجدة فاما اذا أدرك الإمام فى الركعة الأخرى لم يصر مدركا للقرأة ولا لما تحلق بتلك القرأة من السجدة فقد جعله مدركا للسجدة بإدراك تلك الركعة.

(التاتارخانية، كتاب الصلوٰة، باب سجود التلاوة، ١/ ٤٨٧، ادارة القرآن)

ولو ركع ركوعين أو سجد ثلاثا فى الركعة لزمه السجود لتأخير الفرض وهو السجود فى الاول والقيام فى الثانى،

(بحر، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ٢/ ١٧٢، رشيدية)

وذكر فى المجتبى أن الموجب للسجدة ثلاثة: التلاوة والسماع والائتمام،

(رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ٢/ ٦٩٦، دار المعرفة)

ولو اجتمعا سببا الوجوب وهما التلاوة والسماع بان تلا السجدة ثم سمعها أو سمعها ثم تلاها أو تكرر أحدهما فنقول: والأصل أن السجدة لا يتكرر وجوبها إلا بأحد امور ثلاثة إما اختلاف المجلس أو التلاوة أو السماع حتى أن من تلا أية واحدة سرارا فى مجلس واحد تكفيه سجدة واحدة والأصل فيه ما روى أن جبريل عليه السلام كان ينزل بالوحى فيقرأ أية السجدة على رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسمع ويلقن ثم يقرأ على أصحابه وكان لا يسجد إلا مرة.

(بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل فى سبب وجوب سجدة التلاوة، ١/ ٧٣٠، دار الكتب) فقط

والله أعلم بالصواب

حرره العبد رشيد الاعظم
المتخصص فى الفقه الاسلامى
بالجامعة الفاروقية كراتشى
٢٩ / ٥ / ١٤٣٠ھ

الجواب صحيح
[illegible]
١/٦/٣٠ھ

الجواب صحيح
سميع الله
٣٠/٥/١٤٣٠ھ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner